
سنہ ۱۹۳۱ء
REGISTERED No. 783
LUCKNOW
OUDH PUNCH
1931
H. B. Khan Artist Lucknow

چھوٹی نظم کتابیں

[illegible]

ناظم انصاری [illegible] بمبئی نمبر ۶

[illegible]

دوا [illegible]

[illegible]

[illegible] سنگھ سپارک کمپنی متھرا

سیاحت ظریف

یعنی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت سنہ ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔ ہر کتب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ ماسوا اسکے دیگر سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں فرمائش بھیجیے۔

اودھ پنچ ہر دل عزیز پرچہ ہے۔ اس میں اشتہار دے کے فائدہ اٹھائیے۔

منیجر

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں [illegible]

(۲) [illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۵　نمبر ۲۸
مضامین
[illegible] اگست [illegible]

رسالے کی کامیابی کا راز

(دُنیا از اقبال)

جب رسائل آئیں گے تو نام لکھ لیے جائیں گے
اگر تعریف کرنا ہو تو یوں لکھیے گا۔

یہ رسالہ مقام [illegible] سے زیر ادارت جناب غزل بیابانی صاحب کے نکلتا ہے لکھائی چھپائی عمدہ ٹائیٹل رنگین۔ متعدد رنگین و سادی تصویریں ہیں نرخ چندہ بہت کم ہے۔ چونکہ میری انشا اور بالا تر قابلیت کا سارا عالم معترف ہے اسلیے میری سفارش ہے کہ ہر شخص کو اسے خریدنا چاہیے۔

جس رسالہ کی مذمت کرنا مقصود ہو یوں لکھیے۔ رسالہ کا کاغذ بہت لنڈورا ہے۔ لکھائی چھپائی خراب ہے علاوہ ازیں مضامین شہرت کی تہمت فروش شاعروں کی زنجیروں سے درست نہیں ہیں۔ غزلوں میں عطر نہیں ملا ہے۔ نظموں میں بحر نہیں رہا ہے وغیرہ وغیرہ بعض ایڈیٹروں کو بُرا بھلا بھی کہنا ہوگا۔ بلا مشابہ کے رسالے میں جاذبیت نہیں آئی۔

اصطلاح لکھنا فلاں رسالے کے ایڈیٹر صاحب فاقے کرتے ہیں۔ اس رسالے کی طباعت قرض پر ہوئی ہے؟ فلاں ایڈیٹر صاحب نے ایک دن پیوند لگا شلوکا پہنا تھا انکے بچے اپنے ایک دوست کی اسکول میں پڑھتے تھی وغیرہ وغیرہ۔

آخری حصے میں اپنے گھر متعلقین کے مرنے جینے کا حال لکھئے۔ مثلاً ہمارے خاندان کا ملازم بعمر [illegible] اور بہت زمانہ سے وفاداری سے خدمت کر رہا تھا [illegible] جہان فانی سے رخصت ہو گیا [illegible] مرحوم کی وفات پر [illegible] آیات سے [illegible]

بیان نہیں کر سکتے جو رسالہ [illegible] کے ناظرین کو چاہیے کہ وہ کم از کم چالیس دن مرحوم کا سوگ رکھیں۔

اب جا کر مجھے قطب صاحب کی صحیح قابلیت کا علم ہوا۔ بی جی کے چرچے [illegible] وغیرہ اگر قطب صاحب سے کیوں نہیں سبق لیتے۔ افسوس ہمارے [illegible] کی عمریں ضائع ہو گئیں مگر ابھی تک [illegible] تھے ایسے زور دار نسخے نہیں معلوم ہوئے۔

لوگ سچ کہتے ہیں علم بلا تجربہ کے بیکار ہے۔ میں اتنا پڑھا لکھا مگر آج تک کچھ نہ آیا قطب صاحب نے دس منٹ میں سب کچھ بتا دیا گویا کہ اچھا پڑھا دیا اسکے بعد لطیف صاحب نے مجھے کچھ تعلیم باطنی فرمائی۔ اس سے مجھ کو معلوم ہو گیا کہ خریداروں، مشتہرین، کاتبوں اور مضمون نگاروں سے کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ مضمون نگاروں کو کس طرح پہچاننا چاہیے۔ کس طرح معمولی شخص کو علامۂ معظم اور حضرت بنا دینا چاہیے۔

قطب صاحب تو سب مراحل سمجھا کر چلے گئے۔ میں نے مضامین کی ترتیب شروع کی۔ ہر چند قطب صاحب کے نزدیک مضامین پڑھنا ضروری نہ تھا۔ مگر میں نے سوچا کہ ایک بار تو پڑھ لوں۔ مضامین جو دیکھتا ہوں تو سبحان اللہ وہ عالم نظر آیا کہ نہ کانوں نے سُنا تھا اور نہ آنکھوں نے دیکھا تھا۔ ان مضامین کا بھی خلاصہ تھوڑا بہت دے دینا ضروری ہے۔ قطب صاحب نے کہا تھا کہ اس زمانہ کا فیشن ہے کہ فسانہ کا ایک باب ایک شخص سے لکھاتے ہیں اور دوسرا دوسرے سے۔ میں تم کو تاریخی مضمون اسی لحاظ کا منگوائے دیتا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ اس مضمون پر حیرت ہوئی مضمون کے چند مخصوص مقامات درج ہیں۔

اکبر

پہلا باب گرد فیروز آبادی کے قلم سے

اکبر کی جس وقت کلانور میں تخت نشینی ہوئی وہ درحقیقت کہیں کا بھی بادشاہ نہ تھا ..... شیر شاہ کے دو بھتیجوں میں باہم تخت کے لیے جھگڑا ہو رہا تھا ..... محمد علی شاہ نے [illegible] کے لیے ایک بادشاہ بنا لیا ...... آخر کار اکبر کو ہیموں سے جنگ کرنا پڑی۔ دونوں فوجوں کا پانی پت میں آمنا سامنا ہوا۔ اگرچہ ہیموں کا توپ خانہ چھن گیا تھا۔ پھر بھی اس نیچے نے بہت بہادری دکھائی۔ اکبر کو شکست کے آثار نظر آنے لگے مگر خوش قسمتی سے ایک تیر ہیموں کے آنکھ لگا اور وہ ہاتھی پر سے گر پڑا فوج بے سردار ہو کر اور بھاگ کھڑی ہوئی۔

دوسرا باب مرد فیروز آبادی کے قلم سے

جب اکبر اور یورپ میں مسئلہ طلاق پر اختلاف رائے شروع ہوا تو دونوں میں فوراً فساد ہو گیا۔ اکبر کٹر اس کے طلاق پر اڑا ہوا تھا کیونکہ [illegible] نے اس کا دل بالکل موہ لیا تھا ...... آخر اکبر نے پارلیمنٹ پر زور دے کر قانون پاس کرائے جس سے پوپ کا ملک پر کوئی اقتدار نہ رہا۔ .... اکبر اب بھی رومن کیتھولک تھا پروٹسٹنٹ لوگوں سے اسکو کچھ ہمدردی نہ تھی۔

تیسرا باب سرد فیروز آبادی کے قلم سے

اکبر خاندان عباسیہ کا آخری بادشاہ تھا...... جب اس نے ہلاکو خاں کی آمد کی خبر سنی تو بہت گھبرایا مگر اسکے وزیر علقمی نے سمجھایا کہ ہلاکو کا منشا آپ سے جنگ کرنے کا نہیں ہے ...... آخر اکبر کے سامنے اسکے بیٹے اور پوتے کو مار ڈالا گیا پھر اکبر کو ایک بورے میں بند کرکے ہلاکو خاں نے خوب لٹوایا .... اس طرح خاندان عباسیہ کا اور دنیا کے مشہور دار الخلافت بغداد کا خاتمہ ہو گیا۔

ان مضامین کو پڑھ کر مجھے یہ علم ہوا قطب صاحب کا مقولہ تھا کہ مضمون میں یکسانیت نہ ہونا چاہیے۔ تلون مضمون کی خوبی ہے۔ اس مضمون میں کیسا تلون تھا۔ کیا مجال کہ ذرا یکسانیت آگئی ہو اسی طرح ایک مضمون تنقید پر تھا

مقالہ ادبیہ از علامہ [illegible] فراری

ناظرین بھی کتنے جاہل اور بد شوق ہیں کہ انھوں نے ابھی تک اُردو ادب کے مشہور ترین شاعر [illegible] کے متعلق کچھ معلومات نہیں حاصل کیے میں نے موجودہ نسل انسان پر اور آنے والی

قوموں پر یہ احسان عظیم کیا ہے کہ ان کے علاوہ بھی
بہت سی نئی باتیں دریافت کی ہیں۔ لوگوں کو
چاہیے کہ میری طرح قابل نہیں ہیں اور اس طرح کی نئی
باتیں دریافت کریں۔ اگر ناظرین کو میری باتوں کا
یقین نہ آئے تو وہ ذرے پہ دو سب ہیں۔ اور زمین پر
ہوگی ہے اور تین سو سال قدوں میں سورج کے
گرد چکر لگایا کرتی ہے۔ یہ ہے کے قابل نہیں
وہ بات یہ ہے کہ نیر صاحب کے قصیدہ میں یادوں گا
چھپن ہزار حروف اور دو ہزار الفاظ ہیں۔ اس میں
جو سو الفاظ تو خالص عربی کے ہیں اور چار سو عربی
کے باقی ہیں الفاظ فارسی کے الفاظ ہیں ......
...... کلام اتنا ہی تیر ہے کہ معلوم ہوتا ہے حرف تری
کے طور کی نثر موں کی سیابی حلاوت اس میں حلول
کر گئی۔ یہ انسان کی عقل امروز کی سمجھ میں آجاتے
ہیں اور دل کو زنگین ہوں کے کیف سے غسل طاری
اور ما بنات لنگوری سے نقش بر آب کر دیتے ہیں ......
بلکہ اب مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تنقید کیونکر
لکھی جاتی ہے کتنا سہل طریقہ ہے نہ غور و فکر کی
حاجت نہ کلام کے سمجھنے کی ضرورت۔ قطب مطلب
لطف الرحمٰن جو اس دور کے مضمون نگاروں اور
والٹیر صاحب احسان کیا ہے وہ ادا نہیں کیا جا سکتا
میں جو ایک لطف کم گشتہ ڈھونڈتا تھا ایک دن
میں اس قابل ہو گیا ہوں کہ ہمارا رسالہ خود لکھا جائے
گلو رنجیت کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ اس طرح کی نظم اور
اس قسم کے خیالات تو خود گلو رکو نہ سوجھتے ہوں گے۔
فرماتے ہیں۔

نگہت و لطف

و میری خادمہ ....
جان ..... اداؤں کی مصرستان غزلوں کی
طلسم نما حسنیت کی مالکہ .... خادمہ
آہ کڑوی تھی ...... مگر میٹھی تھی ....
میٹھی تھی مگر کڑوی تھی۔
اور؟ ...... آہ .... کشور اکھت تھی
اور میں طعام میں جھکا ہوا تھا۔
جو متنوع اسلوب سے میرے حلق میں کسی نے پانی ڈال دیا

نصیری آنکھیں کھل گئیں
بیت وہ ملحوظ ہی تھی۔ مگر ابھی آنکھیں پوری کھلی بھی نہ تھیں
آنکھ کا ایک بال بیچ میں ہے۔ آنکھیں گھبرا کر ادھر کو پھر گئی تھی۔
میں متعجب ہوا ـــــ میرا شانہ سب سلطان کو دبا رہا تھی
...... وہ بھی۔ اس کا ہاتھ
میں نے پانی پیا
اس میں ایک نہایت عمدہ کا ایک بال تیر رہا تھا۔

کیا لکیریں ہیں۔ کیسے اچھے الفاظ! سچا عاشق بنا کر تمہیں۔
افسانہ کا نمونہ ملاحظہ ہو

عصمت اور اکھت

(۱)

نصیر حسین تھا۔ نازک بدن تھا۔ اسکے دل میں
بے پناہ محبت کے پرجوش جذبات جبیں کے سر تھے
جب پانچ برس کا ہوا تو اتفاق سے اسکے باپ ماں
سب تمام اعزا و اقربا کے ڈوب جانے سے مر گئے۔ اب
اسکا خیال کرنے والی صرف ایک حسین تھی جو مات کو
اپنے سینہ جان نثار سے اسکی روح کو پالتی۔
جیوں جیوں نصیر نے ایک سال کا ..... ایک
رات جب موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ اس کے
مکان میں آگ لگ گئی اور وہ چشم زدن میں سب
حسینہ پیاری حسینہ کے خاک سیاہ ہو گیا۔
اب نصیر کا پروردگار دنیا میں کوئی نہ تھا۔ لیکن
اس نے انٹرنس تک پڑھا تھا۔ جیسے ایک عزیز اور ملی
ہو گیا۔ اس نے خوب ذہانت و ہوشیاری سے کام
کیا۔ جیسے برابر ترقی ہوتی رہی اور ایک ہی بلند
ڈپٹی کلکٹر ہو گیا۔

(۲)

عصمت کی آنکھیں آنسو پاش نظر فروش اس کا
دہانہ تبسم ریز تکلم آور تھا۔ وہ راتوں کو جب
آغوش بستر ہوتی تو اپنے خیالی محبوب مجازی پیکر
کا تصور کرتی اس وقت اسکی آنکھیں بند ہو جاتیں
اور وہ ہولی ہولی سانس لینے لگتی۔ مگر جلد ہی اسکے
نازک جسم کو خواب کے آغوش عاشقانہ میں لے لیتا۔

(۳)

نینی تال کے کوہسار رنگینیاں مناظر نے نصیر کے
دل کے خواب آلود دلود کو اسے طالب کو بیدار
کر دیا تھا۔ وہ محو نظارہ ہو رہا تھا ....
ہوشیار تھا کہ چوکنا کے میں ایک پر مسرت
صورت ساکت لی تھی۔
عصمت۔ میں کچھ سوچتی ہوں سے کچھ نہیں کہا ہے۔
میں یہ انسان نہیں ہوں مگر اتفاق سے چند دنوں
کے لیے حزیں ہو گئی۔
نصیر نے یہ سن کر دیکھتے ہی اندازہ کر لیا کہ اسکے
آغوش میں ایک سادگی پسند نیک طبیعت
اعلیٰ خیال تعلیم یافتہ خاتون پوشیدہ ہے۔ نصیر
خود اسیر عاشق ہو گیا۔ اور اسکی دعوت مدعو
ادا کی۔
عصمت نصیر کی فیاضی دیکھ کر اسکی عاشق ہو گئی۔
اس نے اپنا برقع اتار کر پھینک دیا۔ اور نصیر کا
ہاتھ چوم کر بولی۔
اوہ میرے عاشق! اور میری راتوں کو معبود
کے بہارستان سے نکہت آفریں کرنے والے
میں راتوں کو ایک خیالی مرد کی تمنا میں رہتی تھی۔
آج معلوم ہوا کہ میری صورت ہولی ہستیوں کو جگانے
والا تو ہی تھا۔
نصیر نے آتش سیال کی پُر کیف آفریں نکہت
اپنے دل کے تاریک گھر میں محسوس کی اور لڑکی کو
باغ کے ایک کنج میں جہاں غروب ہو کر نظروں
سے غائب ہو جانے والے اور طلوع ہو کر نظروں
کے سامنے آجانے والے آفتاب کی زریں کرنیں
چھیوں بنا رہی تھیں۔ ساری فضا خراب
فروش تھی۔ نسیم اپنے رقص جھونکوں سے پتیوں
کے سروں پر ایک ارتعاش بے محابا۔ ایک سرور
بے کیف ایک مستی گلاب خیز حسن فطرت نمود
میں پیدا کر رہی تھی۔ اور وہاں اس نے لڑکی کے
لعل پر ایک بوسہ دیا۔ کیونکہ پھولا نہیں اٹھا۔

(۴)

عصمت نے کہا کہ میں تم سے شادی نہیں کر سکتی ہوں کیونکہ
میری شادی ہو چکی ہے جب تم دو سال کی ہو چکا اور
کسی ایسے دن سے شادی کر لی جسکی عمر پچاس کی ہو اور
عمر بھی صرف تیس سال کی ہو مگر میری عمر ہزار سال کی۔

شیخانِ سفلی

(خاص اودھ پنچ کے لیے)

کیوں عجیب حالات میں ہو چلا کیوں قلم　　بیعت کے منتظر ہیں مضامین تا دوام
سطریں ہیں جو نیاز سے جھکی ہیں خم　　قرطاس کو ہے آرزو کہ بوسۂ قدم
ہانکی مریدوں کشفِ حقیقت کا شادہ ہے
ریشۂ قلم کا ریشِ شیخ کی درازہ ہے

طبع رسا لباس میں ہے صوفی کا بشیل　　سطریں کہے ہیں خرقہ جو ہیں کور دلیل
الفاظ کیوں نہ کانپ تصوف کریں عمل　　نقطوں پہ دائروں کی تو جھکا ہے کل
ہے دائرہ حالات کا ساری خدائی میں
ڈوبا ہے جام صحت کا بھی روشنائی میں

کیا اثر ہی کی آئے سمجھ میں ہے جو خاک　　کیوں روشنی عروس سے واعظی کرے تپاک
کیوں تاریخ شام سے ہے شک کی نیک　　کرتا جائے ہے جو عطریں اور ابی عبائے پاک
قائم سدا سہاگ سہاگن کے ساتھ ہے
ساقوں کو ذکر .... کے ہاتھ ہے

پیرو حقیقی خدا ہے شکم ہے کہاں کا نور　　دل کے عوض مکان کا روشن ہوا تنور
دنیا کنیز ان کی ہے دنیا سے دور دور　　اونی غلام ان کا ہے ابلیس پر غرور
وہ گر خدا تھا تو لغزشِ آدم کے واسطے
ان کا وجود پاک ہے عالم کے واسطے

بزم سماع میں وجد جو حضرت کو آ گیا　　چیلوں نے ہجوم ہجوم کے حق حق کی دی صدا
مقصار ہوئے یہ جو پیر داڑھی ہلا ہلا　　اٹھے لگا ہوا پہ شیخیت کا بادہ طا
طنبورہ تال رسم انہیں پورے سکھاتا ہے
قوال انکو تاک دھنا دھن نچاتا ہے

چلنے کی کیا یہ بات ہے ہونے کا ہے مقام　　گمراہ ان کے ہاتھوں سے ہے طبقۂ عوام
بدنام انکے نام سے ملت ہوئی تمام　　وہ بھی بڑے بڑے تھے جو تھے وہ اصل نیک نام
خرقہ پہن کے ملک کو تاراج کر دیا
اجداد یا لباس کو محتاج کر دیا

مرتا اگر مرید ہے فاقوں سے کیا الم　　ان کی بلا سے قوم اگر ہے اسیرِ غم
کیا دوسروں کی فکر کہ خود تو ہیں پیٹ شکم　　انکی تو شمعی گرم ہے تشنی ستم وہم
ظاہر میں خرقہ پوش ہیں یہ باخدا ہیں یہ
باطن کا حال یہ ہے کہ ابلیس طلا ہیں یہ

اپنی غرض کو جو قوم کو بیچ دیں　　موقع ملے تو شانِ شیخیت کو بیچ دیں
غیروں کے ہاتھ اپنی آبرو کی کو بیچ دیں　　مذہب کو بیچ ڈالیں ملت کو بیچ دیں
کالج لگایا یہ قوم کی عزت کے واسطے
غیروں کے ہیں غلام حکومت کے واسطے

عزت سے کام اور حیلت سے کام ہے　　راہ طریق اور نہ شریعت سے کام ہے
دن رات ذکر کشف و کرامت کا کام ہے　　اب بدو انکو اپنی ہی شہرت سے کام ہے
ظاہر کا رنگ رنگِ شریعت سے دور ہے
باطن کی راہ راہِ رسالت سے دور ہے

راقم ـــــــم لبیدت خفتہ بیدارش　　بقـــــــلم اعجاز کاکوروی

نوٹ۔ دورِ قدیم اودھ پنچ میں جناب اعجاز علوی کاکوروی کے مضامین کافی شہرت و مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ مرید جدید میں صرف کا یہ پہلا کارنامہ ہے جسے ہم شائع کرتے ہیں اس مضمون میں کسیقدر طوالت ہے لہذا توہم ہو سکتا ہے کہ یہ تمام صوفیۂ صافیہ پر چوٹ ہے لیکن یہ غلط ہے روئے سخن صرف ان حضرات کی جانب ہے جو عدم کمال کے باوجود ایک نیک فرقہ کو بدنام کر رہے ہیں۔ کسی پیر سے خرقہ جبہ ملا یا انکے جانشین ہوئے گدی پر بیٹھتے ہی اللہ میاں سے بات چیت ہی نہیں بلکہ یا مانے کا دعویٰ فرمایا۔ مرید کو چاپانسا اور مائگی چندہ یا کر رہے رستے سے روشنی شروع کر دی۔ سلوک و تصوف کیسی عزا ہی بلکہ اوباشی بطور علامت ولایت اختیار فرما لینا کافی خیال فرمایا۔ دکان چلنے لگی حالانکہ یہ امور صافانہ کے جبہ و فقر کا جزو سمجھے جائیں اور بعض اگر یہ جزو ولایت ہیں تو پھر دنیا کا ہر اوباش خدا پرست ولی اللہ ہے۔ اصل اللہ والے تو دنیا میں بہت کم اور بناوٹی اللہ والے ہیں زیادہ۔ صورت شکل تراش خراش وضع طرز ہے ایک۔ لہذا صرف نسخے پر بھی پیرانِ طریقت میں ولی کا امتیاز دشوار ہو جاتا ہے امید ہے کہ بزرگ داڑھی کا تنکا نہ ٹٹولیں گے۔

ناظرین کو آئندہ بھی حضرت اعجاز کی معرکہ آرائی کا منتظر رہنا چاہیے۔ ادارہ

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر ہردوئی مقام ہردوئی

مقدمہ نمبر [illegible] سنہ ۱۹ء

بجبرول ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن [illegible] علاقہ [illegible] پرگنہ و تحصیل و ضلع [illegible] .... مدعی

بنام

سیدا میر [illegible] .... مدعا علیہم

[illegible] اقوام سید ساکن قصبہ [illegible] پرگنہ و تحصیل [illegible] ضلع ہردوئی

بنام [illegible]

ہرگاہ مسمی [illegible] نے [illegible] ڈگری [illegible] اس عدالت میں گزرانی ہے کہ ڈگری تعلقی کیوں صرف نہ فرمائی جاوے۔

لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم عدالت ہذا میں بذات خود یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ [illegible] ماہ اگست سنہ ۱۹ء بوقت [illegible] بجے دن حاضر ہو کر وجہ دکھاؤ۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو مقدمہ بصورت [illegible] تمہاری غیر حاضری میں سماعت کیا جاوے گا۔

بتاریخ [illegible] ماہ اگست سنہ ۱۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت　　　　دستخط حاکم جلد انگریزی

وقت حاضری ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

"بلا ولد"

ایک شخص نے اپنے لڑکے سے پوچھا کہ تم مکتب میں کون سی کتاب پڑھتے ہو۔

لڑکے نے جواب دیا "قرآن"

پوچھا "کونسی سورت"؟

کہا "لا اقسم بھذا البلد"

(یہ سورۃ کی ابتدائی آیت ہے) باپ نے کہا آگے پڑھو۔ صاحبزادے کو اور کچھ یاد نہ تھا۔ فرمانے لگے "و والدی بلا ولد" (اور میرا باپ بلا ولد) چونکہ "بلا ولد" اس آیت کا آخری حصہ قرآن میں نہیں ہے۔ والد محترم جھلا گئے اور کہنے لگے "یہی جان کی قسم جس کے گھر میں تیرا سا بچہ پیدا ہوا اسے لاولد ہی کہنا چاہیے"

عربی کا ایک مشہور مقولہ ہے "الملک عقیم" ملک بانجھ ہے یعنی کچھ نہیں رہتا مقصود یہ ہے کہ ملک طلبی وارث نہیں رکھتا جس کے بارے میں وقت آ... ملک میں حرص سے وہ خود ہی کا بغض ہو جاتا ہے۔ باایں ہمہ ملک کی پولیٹیکل اسٹیج پر سرگرمی دکھانے والی آبادی "ابنائے ملک" اور فرزندان ملک کہلاتی ہے۔ اس آبادی کا بڑا حصہ ایسا ہے کہ جب ان سے ملک پوچھتا ہے "میاں کیا پڑھتے ہو" تو فرماتے ہیں "لا اقسم بھذا البلد والدی بلا ولد"

ہندوستانی مسلمانوں میں جیسی گروہ پولیٹیکل لوریے ہمیشہ کشمکش رہا خیر یہ اپنی اپنی مصلحت۔ مگر ان کے بعض قومی سربراہ اور رہنما حضرت نے خطوط انتخاب اور غیر ملکی چیزوں کے مقاطعہ کا سبق مکتب میں پڑھا۔ ابھی "لا اقسم بھذا البلد" بھی طرح یاد نہ ہوا تھا کہ بعض حضرات علماء نے کانگریس میں شرکت کی حرمت کا فتویٰ دیا۔ یہ قرار دیا جاتا ہے کہ چھوٹے گروہ جن کو اصطلاحاً اقلیت کہتے ہیں اکثریت سے ہمیشہ پچکتے رہیں گے خواہ لطام تک کتنے ہی پاپڑ بیلنے کھائے۔ ایسی حالت میں اپنی حفاظت ہمارا یہ سوچنا ضروری ہے۔ ... اعتقادی نے پیدا ہو کر ... کی گفتگو تم کے پہاڑ کا قلعہ بنایا۔ اگر حکومت نے بار بار اس بے اعتقادی سے اپنے ذاتی اغراض پورے نہ کیے ہوتے تو ہم اس قلعہ کو تصرف میں "خیالی" کرتے۔ مگر حکومت اس معاملہ میں بہت بدنام ہے۔ کانگریس والوں نے ... وزارت اس خود غرضی کے ثبوت بجز ناتمام ... مشتہر کیے حکومت نے کبھی دلیل کے جواب میں دلیل پیش نہیں کی اور اس الزام کا جواب بندے کے ... اپنے سر اوڑھ لیا۔ اگر ان فسادوں سے یہ مقصد ہے کہ اہل تشیع کانگریس سے منہ موڑ کے مہربان حکومت کے سایہ امن میں پناہ لیں یا ... ان کے قومی اور ملکی اغراض پورے ہو جائیں تو اس دعوے کو مستند بنانے کی ضرورت ہے۔ سند مل جانے پر دنیا پھر اس دانشمندی کی داد ... کرے گی۔ بصورت دیگر بڑی ملکی جماعت سے علیحدہ جا بجا دانش کے خلاف ہے۔ خود حکومت اسی بنی ...

بصیغہ ... کے لیے

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ... مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ...

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

بصیغہ ... کے لیے

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ... مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ...

[illegible]

مہر عدالت

بصیغہ ... کے لیے

سمن لغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ... مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ...

[illegible]

مہر عدالت

سید ...



ذری ٹھہرو کا وظیفہ

ل: آخر اس موذی کے ڈر سے کب نجات ہوگی؟
ج: ہاں! پیاری ذری ٹھہرو۔
ل: اب تو دن دہاڑے پستول چلنے لگے۔
ج: میری جان ذری ٹھہرو۔

ل: تمہاری ٹال مٹول سے ہندوستان بیزار ہو چلا ہے۔
ج: جان من ٹھہرو، ذری ٹھہرو۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

...

بنام

...

سمن بغرض انفصال مقدمہ

...

بنام

...



سمن بغرض انفصال مقدمہ

جماعت سے مطالبات کی فہرست مانگنے پر مجبور ہوئی جو لیڈر قید ہوئے اگر وہاں جا رہی ہے اس میں سے مدد مانگ رہی ہے انھیں کا عموم رعایا استقبال کرے گی۔

ہم نہیں کہتے کہ وہ لوگ جو کانگریس کی شرکت کے مخالف ہونے کے باوجود بھی سلامت روی اس پالیسی سے قطع نظر کر بیٹھے ان پر شیعی جماعت بھی ہے لیکن جو لیڈر اس وقت حکومت کے ہاں پہنچنا چاہتے ہیں ان سے عملی مشارکت ضروری ہے جو مولویوں کے فتوے پر عمل کرنے سے یہ فائدہ باقی نہیں رہ سکتا۔

سنا گیا ہے کہ ثنا ہے حاصل کر لے اور شیعوں کو کانگریس سے جدا کرنے کا فرض ایک والی ملک کے ہاتھوں انجام پا رہا ہے جو بیچارے خود ہی خفیف الحرکات سست عمل غیر منظم ہو رہے ہیں۔ شرفت۔ ہندو مرض دہرا مشہور ہیں ۱۰ سے کیوں نہ ہو۔ اب اس آیت کریمہ کے مصداق بلا وجہ سے کس کو نہیں ہی۔

پر بھی معلوم ہوا ہے کہ حضور اعلیٰ اللہ کے اس مبارک جمہوریت کے واسطے دو بار دہی پیدا فرمائے ہیں۔ ایک قومی اخبار کا غذ کا ایڈیٹر صاحب دوسرا ایک قانون پیشہ صاحب جن کے اختیار عملی میں اس وقت یہ قومی اختیارات کا غذ ہے جو اپنی خدمت وانعام پر قومی اغراض ومنافع کو فدا کر دیں یا صرف جتا دے اور جھلا ہو سے یہ والی ملک صاحب کو بھیں مگر یہ شیعی گروہ کے لیے ایک سبق۔ اگر قوم نے یہ سبق نہ مانا تو یقیناً ایک زمانہ آئیگا جب ملک اس قوم سے کہے گا۔

﴿ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي ... ﴾ [illegible]

(جس نے قوم سا بیٹا پایا وہ بے شک لاولد ہے) خود حکومت یہ خوب جانتی ہے کہ تمام کانگریس اہل شیعہ کا جُبہ نہیں کانگریس کا اس وقت یہ منشا ہے کہ اہل ملک اپنی ذات پر مصیبت جھیلیں دوسرے سے غرض نہ رکھیں۔ نفع اس پالیسی کا دیر میں ظاہر ہوتا مگر ہوگا ضرور۔ لیکن کی سرشت میں امن و

دان کے ساتھ مصیبت جھیلنا داخل ہے ذکر یا اکسیر ... [illegible] ... کا وظیفہ پڑھنا ضرور ہے جبکہ مقرر ذکر یا بالا صفات کا والی ملک ہو۔

اب تک یہ راز مخفی ہے کہ انگریزی حکومت کیوں خواہ مخواہ متشکک ہے۔ (۱) گول میز کانفرنس کا چکر اب تک اس کی مرضی کے مطابق گھوم رہا ہے۔ (۲) آئندہ بھی اختلافات باہمی اور سرمایہ داری کی بارگاہ بلند ہونے کے باعث یہ چکر صاحب کی مرضی کے مطابق ہی گھومتا رہے گا (۳) مسلمان بھی آپس میں متحد نہیں۔ ہندو بھی اختلاف کی مصیبت میں گرفتار ہیں (۴) جتنے لیڈر ہیں اتنے ہی گروہ ہیں (۵) خیالات اور مطالبات میں تصادم اور منافقات ہے۔ بھلا ان اسباب کے ہوتے انگریزی حکومت کو ضرر پہنچ سکتا ہے؟ لاحول ولا قوۃ۔ بھڑان ... واللہ سے بلا وجہ پڑھانے والوں کی رسی اس لیے کیوں ڈھیل چھوڑ دی ہے۔ مزید اختلاف کی ضرورت ہی نہیں۔

(باقی آئندہ)

برسبیل عام قرق کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(دفعہ ... قاعدہ ... ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ... ۱۹۳۱ء

بعدالت ... جناب سید اعجاز حسین صاحب ... [illegible]

[illegible]

بنام ... [illegible]

[illegible]

مہر عدالت — دستخط سید ... [illegible]

مورخہ قابل فروخت

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ... ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ... ۱۹۳۱ء

بعدالت ... صاحب ... ضلع ... [illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت [illegible]

«ہنسل»

ایک روزانہ پرچہ اس نام کا شائع ہوکر جاری ہوا ہے۔ ترتیب میں یعنی مستقل پالیسی کا پہلا پرچہ اسلامیہ کا نام لیا ہے۔ اور یہ حال اچھا ہے بنگال میں ایک اردو مشہور اخباری کاغذ کی بہت ضرورت تھی۔ خدا کرے کہ یہ پرچہ کفایت کرنے [illegible] کی طرح اخباری کاغذ دوڑ نکلتے رہتے ہیں مگر اصلاح کر کے نکلے۔ یہ بات نہیں کہ ان کی عادت اہل علم وعقل کے ہاتھ میں نہ تھی اس وجہ سے نکل گئے بلکہ ان کے اگر قابل افراد کے بانی تھے پھر بھی [illegible] نہ بیٹھ سکے [illegible] قوم کا یہ [illegible] انگریزی کے پڑھے اور اردو سے نفرت ہوئی۔

جن قوموں پر [illegible] ہوتی ہے وہ اپنے خصائص بدلنے پر آمادہ رہتی ہیں۔ بہرحال [illegible] ایک اردو جریدہ ہے جس کا مولد بنگال ہے۔ ترقی کی دعا کے سوا اور ہم کر ہی کیا سکتے ہیں۔ فاتح مرحوم نے خوب کہا ہے ؎

ہم تو فریاد و فغاں آہ و بکا کرتے ہیں
جن سے کچھ ہو نہیں سکتا وہ دعا کرتے ہیں

اسکے ناظر [illegible] مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ہیں۔ دفتر [illegible] نمبر ۲۰ [illegible] کلکتہ محل اشاعت ہے۔ طلب فرمایئے۔

برمحل بات جو کہے وہ مسخرہ

ایک نامعقول کتاب جسکے مترجم مسٹر [illegible] صاحب تھے پنجاب یونیورسٹی کے سینٹری بورڈ کی غفلت اور بیہودگی کی بدولت نصاب میں داخل ہوگئی۔ اور "پنچ" یعنی [illegible] نے کس سبب سے خارج کیسے جانے کی تائید کی اور یہ رائے دی کہ ایسی کتاب ہی نہ نکلے بلکہ وہ حضرات جنکی غفلت نے ایسی بیہودہ کتاب نصاب میں داخل ہونے دی [illegible] پنجاب یونیورسٹی [illegible]

حاکم فرض شناسی کا یہ واضح بیان سلسلہ ختم ہو جائے۔ قاضی ظفر حسین صاحب قریشی بی اے ایل ایل بی وکیل سکرٹری یونیورسٹی [illegible] کمیٹی [illegible] کا مقالہ [illegible] جواب کے پنجاب میں شائع کر دیا۔ پھر ایک نوزائیدہ اخباری صاحب [illegible] جواب دینا [illegible] نہیں اسلئے بات ٹالی دی گئی۔

یہ اخبار ایک مسخرہ ہے اور مسخرہ کی اہل نظر کوئی وقعت نہیں دیا کرتے۔ اسکے علاوہ علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال جیسے بزرگوں کے خلاف بھی اس اخبار میں مضامین شائع ہوتے تھے خلیفہ صاحب کس طرح بچ سکتے تھے۔ واقعی یہ بات ٹھکانے کی ہے [illegible] کا نام مسخرگی کی اصطلاح حال ہے۔

مضمون [illegible] "انقلاب" [illegible] اندازہ [illegible] فیصلہ کر سکتے ہیں معلوم نہیں [illegible] صاحب کی [illegible] ان بزرگوں کے بارے میں کیا رائے ہے [illegible] کیا تھا [illegible] کتاب [illegible] داخل نصاب [illegible] بھلا [illegible] اگر مضمون میں کچھ استہزا ہے بھی تو وہ اس قابل تمسخر جواب کے مقابلے میں ہے جو خلیفہ صاحب نے عنایت فرمایا یعنی فلاں صاحب نے کہا تھا اسلئے میں داخل نصاب کرنے کی رائے دی۔ جو ایسی استہزا کا مرتکب ہو اسکا خدا بھی [illegible] فرماتا ہے "اللہ یستہزئ بہم" [illegible] خیر [illegible] دنیا سے چل بسے اور اسکی کتاب بھی نصاب سے خارج کر دی گئی۔ [illegible] امید ہے کہ وہ [illegible] کی حیثیت [illegible] کا ذخیرہ فراہم کر لینگے [illegible] کسی سے [illegible] کو بقول [illegible] بنایا ہے۔

التماس

خاکسار ایڈیٹران حضرت کی خدمتیں [illegible] ریاستوں کے متعلق مضامین بھیجے [illegible]

[illegible] کے حق میں معترض ہوں [illegible] میں انکی قیمت صرف کرتا ہے۔ اگر [illegible] کر دینے والے ہوں اور عوام پر اس فضول خرچی کا [illegible] تو [illegible] جائیگی۔ ایک زمانہ آئیگا [illegible] بھی مسلط ہو [illegible] دیکھنے میں آ [illegible] دل کی حسرت دل ہی [illegible] ایک [illegible] کہا کہ جب عورت کے یہاں ولادت ہوتی ہے تو ایک فرشتہ آتا ہے اور نطفہ کو وسیع کر دیتا ہے پھر دوسرا فرشتہ آتا ہے وہ اس نقطہ کو شکل سابق معتدل حالت پر لے آتا ہے۔

پیچھے سے کسی نے آواز دی۔

"یا مولانا الواعظ ان الملک الثانی ما دخل الی منزلی" وجناب واعظ۔ وہ دوسرا فرشتہ جس کا ذکر آپ نے فرمایا اس غریب کے گھر میں نہیں آیا۔

دیکھنے والے دیکھیں گے کہ [illegible] ریاست کے [illegible] بھی یہی حال ہونے والا ہے۔ کوئی دم میں یہ صدا بلند ہوگی "ان الملک الثانی ما دخل الی منزلی" [illegible] ایسے خبیث مقالات ہیں جہاں ناچ رنگ شراب کباب کی صحبتیں برپا ہوں کبھی [illegible] حکومت انگریزی نے ریاستوں کے بارے میں نکتہ چینی کا سدباب ایک قانون کے ذریعے سے کر دیا ہے۔ نام کو ہے غلط نکتہ چینی کا انسداد اور حقیقت میں مطلب [illegible] دیگر است۔ اس کا اقرار ہے کہ [illegible] کاغذوں میں اکثر ایسے ہیں جو غلط نکتہ چینی یا [illegible] نکتہ چینی کا مشغلہ حاصل کرتے ہیں اور یہ غیر شریفانہ روش ہے مگر [illegible] قانون [illegible] کا انسداد [illegible] جائز نکتہ چینی کے منہ میں بھی [illegible] لگایا ہے۔

ابھی [illegible] کیا۔ خدا کرے فرشتہ ثانی کبھی [illegible] کی طرف رخ نہ کرے۔ [illegible]

[illegible]

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ تجارتی روایات والی نسخہ جات خوردہ طبیبوں کے ہاتھوں ہی کمائی نثار صحت سے مایوس ہو چکے ہیں تو احساس مار یا بیں کہ کفایت حاصل کرنا سچا اعلان... کے متلاشی ہیں اگر آپ ماہر تجربہ کار... اور حاذق اطبا کے مشورہ سے اور ادویات فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دوا خانہ معدن الادویہ کی جدید فہرست طلب فرما کر فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے۔ تمام خط و کتابت بصیغہ راز رہتی ہے۔

المشتہر: منیجر دوا خانہ معدن الادویہ گولہ گنج ... لکھنؤ

طلسمی پریس

یہ پریس کسی خصوصیت کا پابند نہیں ہے اور... [illegible] ... خود چھاپ سکتا ہے ... [illegible] ... ہر ایک کے ... [illegible] ... بھی لیتے کر کے دیا گیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۰ روپیہ

[illegible] طلسمی پریس ... [illegible]

فرشتہ بہشت کا پیغام

بیماری اور کمزوری کی ... [illegible] ... تکلیف رساں ہے۔ اگر آپ بیمار اور کمزور ہیں تو ... کا استعمال کیجیے ... [illegible] ... طاقت و توانائی ... [illegible] ... کو زائل کر دیں گی۔

قیمت فی ڈبیہ ... گولیاں ... [illegible] ... علاوہ محصولڈاک

وید شاستری جام نگر کا بیٹا ... [illegible]

ایجنٹ: [illegible] لکھنؤ

شاہی سرمہ

(دیکھا ... [illegible] ... صاحب)

یہ سرمہ ... [illegible] ... آنکھوں کی روشنی ... [illegible] ... ثابت ہوا ہے ... [illegible] ... ملنے کا پتہ

کیلاش چاری سنہا بی اے ... [illegible]

دریال باغ آگرہ

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) ... [illegible] ...

(۳) ... [illegible] ... قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب ... [illegible] ... کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

... [illegible] ...

منیجر اودھ ... لکھنؤ